رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی ۸عہ
سہ ماہی ۳عہ

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲ ستمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۰۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ اگست۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پھر ناساز ہوگئی ہے۔ سردرد اور پیچش کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے حافظ مبارک احمد صاحب چمبہ بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے۔

گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مونگ رسول ضلع گجرات سے واپس آ گئے ہیں۔

نظارت بیت المال کی طرف سے چوہدری بدرالدین صاحب ضلع ہوشیار پور کی جماعتوں میں دورہ کرنے کے لئے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صراطِ مستقیم کا تمثّل پُل صراط کی شکل میں

"عالمِ آخرت میں ہر ایک سعید اور شقی کو متمثل کر کے دکھلا دیا جائے گا۔ کہ وہ دُنیا میں سلامتی کی راہوں میں چلا یا اس نے ہلاکت اور موت اور جہنم کی راہیں اختیار کیں۔ سو اُس دن وُہ سلامتی کی راہ جو صراطِ مستقیم اور نہایت باریک راہ ہے جس پر چلنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ اور جس سے تجاوز کرنا۔ اور اِدھر اُدھر ہونا درحقیقت جہنم میں گرنا ہے تمثل کے طور پر نظر آجائیگی۔ اور جو لوگ دُنیا میں صراطِ مستقیم پر چل نہیں سکے وُہ اُس روز اُس صراط پر بھی چل نہیں سکینگے۔ کیونکہ وُہ صراط درحقیقت دُنیا کی روحانی صراط کا ہی ایک نمونہ ہے۔ اور جیسا کہ ابھی روحانی آنکھوں سے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ کہ ہماری صراط کے دائیں بائیں درحقیقت جہنم ہے۔ اگر ہم صراط کو چھوڑ کر دائیں طرف ہوئے تب بھی جہنم میں گرے اور اگر بائیں طرف ہوئے تب بھی گرے۔ اور اگر سیدھے صراطِ مستقیم پر چلے۔ تب جہنم سے بچ گئے یہی صورت جسمانی طور پر عالمِ آخرت میں ہمیں نظر آجائیگی۔ اور ہم آنکھوں سے دیکھیں گے۔ کہ درحقیقت ایک صراط ہے۔ جو پُل کی شکل پر دوزخ پر بچھایا گیا ہے۔ جس کے دائیں بائیں دوزخ ہے۔ تب ہم مامور کئے جائینگے۔ کہ اس پر چلیں۔ سو اگر ہم دُنیا میں صراطِ مستقیم پر چلتے رہے ہیں۔ اور دائیں بائیں نہیں چلے۔ تو ہم کو اس صراط سے کچھ بھی خوف نہیں ہوگا۔ اور نہ جہنم کی بھاپ ہم تک پہنچیگی۔ اور نہ کوئی فزع اور خوف ہمارے دل پر طاری ہوگا۔ بلکہ نورِ ایمان کی قوت سے چمکتی ہوئی برق کی طرح ہم اس سے گزر جائینگے۔ کیونکہ ہم پہلے اس سے گزر چکے ہیں۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہٗ اشارہ فرماتا ہے من جاء بالحسنة فله خیر منها وهم من فزع یومئذٍ اٰمنون۔ یعنی نیکی کرنے والوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذرِ عقیدت

بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

شانِ محمودؐ کوئی کیا جانے
وُہی مسلم ہے مومن صادق
اس کو ہم مانتے ہیں جو تجھ کو
ہاں تجھے جانتی ہے چشم بصیر
وہی بیمار ہے ترا بیمار
جس کے دل میں، نہ دردِ الفت ہو
کور باطن ہے سخت ہے گمراہ
جو خلافت سے ہو گیا منکر
جس کی سیرت ہو سیرت ابلیس
تو مبشر بھی ہے مبصر بھی
سچ تو یہ ہے منافق و مغرور
عبد رحمٰں ہو عبد رحمٰں جب
حکم کو تیرے حکمِ رب سمجھے

صلحا جانیں یا خدا جانے
جو تجھے دل سے حق نما جانے
مظہرِ شانِ انبیاء جانے
ظاہری چشم تجھ کو کیا جانے
تجھکو جو درد کی دوا جانے
وُہ محبت کا کیا مزا جانے
بے وفائی کو جو وفا جانے
حشر اس کا ہو کیا خدا جانے
شانِ آدم کو کیا بھلا جانے
تیری ہستی کو غیر کیا جانے
کیا خلافت کا مرتبا جانے
تیری ہستی کو راہ نما جانے
تیری طاعت کو اتقا جانے

تیرا ادنے غلام ہے ذوقی
کیوں نہ وُہ تجھکو راہنما جانے

خلافتِ ثانیہ کی صداقت میں ایک خواب

جن دنوں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ آخری مرض سے بیمار تھے اور حضور کی حالت روز بروز نازک ہو رہی تھی۔ ان دنوں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں قادیان شریف میں ہوں۔ جہاں اب کتاب گھر ہے وہاں باورچی خانہ ہے اور ہم بہت سے لوگ وہاں بیٹھے ہیں۔ کہ یکایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالاخانہ سے نیچے اتر کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ اور تقریر شروع کر دی۔ جس میں بہت حقائق و معارف حضور نے بیان فرمائے۔ اور سب لوگ ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ جب حضور نے تقریر ختم کی۔ تو وہاں سے اٹھ کر باورچی خانہ کے شمال کی طرف کچھ کھلا میدان ہے۔ وہاں سے گزر کر ایک سیڑھی ہے۔ جو حضور کے بالاخانہ میں جاتی ہے۔ وہاں سے حضور اس سیڑھی پر چڑھ کر اوپر چلے گئے۔ ہم سب لوگوں کی نظریں حضور کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ جب حضور سیڑھی کے نصف تک پہونچے۔ تو معلوم ہُوا کہ آپ حضرت میاں صاحب تھے۔ جن کو ہم حضرت اقدس سمجھ رہے تھے اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت میرے دل میں یہ کامل یقین ہو گیا۔ کہ اب خلیفہ ثانی ضرور خداوند کریم حضرت میاں صاحب کو بنائے گا۔ پھر جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کی خبر سنکر ہم قادیان شریف کو روانہ ہوئے۔ اور بٹالہ سے ٹمٹم میں سوار ہو کر قادیان جا رہے تھے۔ تو راستہ میں ہمیں قادیان سے ٹمٹمیں واپس آتی ہوئی ملیں۔ اور لوگوں نے خبر دی۔ کہ بیعت میاں صاحب کے ہاتھ پر ہو گئی ہے۔ میرے ساتھ اس وقت شیخ غلام قادر صاحب سوداگر چرم بیٹھے تھے۔ میں نے ان کو مخاطب کر کے کہا ابھی قادیان دُور ہے۔ گواہ رہو کہ میں حضرت میاں صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ یہ سب

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پورے کرتے ہوں۔ وُہ ذیل کا فارم پُر کر کے امیدواری کی درخواست معہ تمام سارٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی درخواستیں ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوادیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کر لیں۔ خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱	نام و ولدیت درخواست کنندہ	۵	امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سنہ
۲	تاریخ بیعت	۶	خلاصہ سندات و سفارشات
۳	تاریخ پیدائش	۷	صحت
۴	امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ	۸	کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط:۔ ۱؎ احمدی ہونا لازمی ہے ۲؎ عمر ۱۸ سال سے ۲۸ سال ہو۔ ۳؎ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جائے ۴؎ میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ ۵؎ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جا سکتی ہیں۔ ۶؎ کسی ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سارٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے ۷؎ شرط نمبر ۴ کے علاوہ کوئی اور سارٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ ۱؎ تمام وُہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے کسی صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔

۲؎ اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی اور تنخواہ کم از کم ۱۵؎ روپے ماہوار دی جائے گی۔ لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔

۳؎ جن امیدواروں کی درخواستیں تحقیقاتی کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندگان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع دی جائے گی۔

۴؎ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

میاں عزیز احمد صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ

قادیان ۳۱ اگست آج سشن جج صاحب گورداسپور نے میاں عزیز احمد صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا اور زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزائے موت دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (نامہ نگار)

تصحیح

کل کی نظم میں جناب حسن صاحب رہتاسی کے چوبیسویں شعر کا مصرعہ اول یوں ہے،
اب بھی دے توفیق توبہ انکو توّاب الرّحیم
احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواست ہائے دُعا: مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ کی صحت کمزور رہتی ہے اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۲) خاکسار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

343

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

حکومتِ صوبہ سرحد کا قابلِ تعریف اقدام

اگرچہ صوبہ سرحد کی حکومت غیرمسلم اور مسلم کانگرسی ارکان اسمبلی کی وجہ سے سخت مشکلات میں ہے کیونکہ قدم قدم پر اس کے آگے روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں تاکہ ایک ایسے صوبہ میں جو اپنی آبادی کے لحاظ سے اسلامی صوبہ کہلانے کا مستحق ہے مسلمان وزیر اعظم کامیاب نہ ہو سکے تاہم یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ سرحدی حکومت نہایت تدبر۔ ہوشمندی۔ اور معاملہ فہمی کا ثبوت دے رہی۔ اور یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ کہ اسے پبلک کے جذبات اور احساسات کا پورا پورا خیال ہے۔ اس سلسلہ میں اس نے حال میں جو قدم اٹھایا ہے۔ وہ اس قدر مؤثر ہے۔ کہ سرحدی حکومت پر سخت نکتہ چینی کرنے والے بھی اس کی تعریف کر رہے ہیں:۔

صوبہ سرحد کی حکومت نے ایک کمیونک کے ذریعہ اعلان کیا ہے۔ کہ ایسے اشخاص یا ایسی سیاسی انجمنیں جن پر کہ ہے لگا ہے قانون امنِ عامہ کے ماتحت پابندیاں عائد کی جاتی رہی ہیں۔ ان کے متعلق حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں آزاد کر دیا جائے۔ تاکہ وہ صوبہ کی سیاسیات میں سرگرم حصہ لے سکیں اس کے لئے سرحدی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرس کمیٹیوں۔ تحریک سُرخپوشاں اور اسی قسم کی دوسری تحریکوں پر سے پابندیاں ہٹالی جائیں:۔ اس کے نتیجہ میں کانگرس کمیٹیاں اور اس سے متعلقہ دوسری انجمنیں آزاد کر دی گئیں۔ سُرخپوشوں پر جو پابندیاں عائد تھیں۔ ان کو ہٹا دیا گیا۔ اور ہر شخص کو اجازت دے دی گئی۔ کہ وہ صوبہ کی سیاسیات میں دیانتدارانہ حصہ لے سکے۔ یہ آزادی صوبہ سرحد کے باشندوں کے لئے نہایت خوش کن ہے۔ اور اتنا بڑا تغیر پیدا کرتے ہوئے حکومتِ سرحد اس توقع کا اظہار کرنے میں بالکل حق بجانب ہے۔ کہ آئندہ اس امر کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کہ کسی شخص یا جماعت کی غیر آئینی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے ایسی پابندیاں عائد کی جائیں:۔

علاوہ ازیں جبکہ سرحدی حکومت نے ہر طبقہ اور ہر خیال کے لوگوں کو اس بات کا موقعہ بہم پہونچا دیا ہے۔ کہ وہ صوبہ کی بہتری اور بھلائی کو مدنظر رکھتے ہوئے ملکی اور سیاسی معاملات میں سرگرم حصہ لے سکیں۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ وہ حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں تاکہ وہ اپنے صوبہ میں ترقی خوشحالی اور پُرامن فضاء پیدا کر سکے۔ کینہ ور معترضین خواہ کچھ ہی کہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی حکومت ہندوستان کے کسی زیادہ سے زیادہ ترقی یافتہ صوبہ کی حکومت کے مقابلہ میں کسی بات میں پیچھے نہیں حالانکہ ان صوبوں کی حکومتوں کے لئے اس قسم کی مشکلات قطعاً نہیں ہیں جو صوبہ سرحد کو درپیش ہیں:۔

ان حالات میں یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر موجودہ سرحدی حکومت کو بھی اسی طرح تعاون اور امداد حاصل ہو جس طرح دیگر صوبوں کی حکومتوں کو مل رہی ہے۔ تو یہ حکومت صوبہ سرحد کے باشندوں کے لئے بے حد مفید اور نفع رسان ثابت ہو سکتی ہے:۔

حکومت یوپی اور گائے کی قربانی

پچھلے دنوں جب یہ افواہ مشہور ہوئی۔ کہ یو پی میں کانگرسی حکومت قائم ہوتے ہی اسمبلی میں ایک ایسا مسودۂ قانون پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ گائے کی قربانی ممنوع قرار دی جائے۔ تو مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر پھیل گئی۔ کیونکہ یہ ان کے مذہب میں صریح مداخلت تھی۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ یہ افواہ بالکل بے بنیاد نکلی۔ چنانچہ حکومتِ یو۔پی نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ گائے کی قربانی کی ممانعت کے متعلق کسی مسودۂ قانون کے پیش کرنے کا کوئی نوٹس نہیں دیا گیا:۔

دراصل کسی ایسے معاملہ کو چھیڑنا جو عرصۂ دراز سے لاینحل چلا آ رہا ہو۔ اور جس کے سلسلہ میں یو۔پی کے مسلمان انتہائی وحشیانہ مظالم کے شکار بن چکے ہوں۔ دبی ہوئی آگ کو ہوا دینے کے مترادف ہے۔ حکومتِ یو۔پی کا اعلان قابل شکریہ ہے:۔

ڈیوک آف ونڈسر کی ذاتی خوبیاں

سابق شہنشاہِ انگلستان اور حال ڈیوک آف ونڈسر ایسے صاحبِ عزم اور با اصول انسان کی حقیقی قدر و وقعت محسوس کرنے میں انگلستان نے جس کوتاہی کا ثبوت دیا ہے۔ اسے ولائت کی اس خبر نے اور زیادہ نمایاں کر دیا ہے۔ کہ اس وقت تک پولینڈ والے انہیں اپنا بادشاہ بنانے پر رضامندی کا اظہار کر چکے ہیں۔ جمہوریہ امریکہ کی طرف سے ان کی خدمت میں صدارت پیش کی گئی ہے۔ اس کے بعد آسٹریا کا ایک وفد ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آسٹریا کا تخت پیش کیا۔ مگر ڈیوک آف ونڈسر نے سب کو یہی جواب دیا۔ کہ یہ پیش کش میری عزت افزائی کا باعث ہے۔ لیکن میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اب میں بادشاہی کے جھمیلوں میں نہیں پڑونگا۔ میں سیاسیات کے میدان میں پھر واپس نہیں آنا چاہتا:۔

یہ جواب بے شک اس تلخ تجربہ کا نتیجہ ہے۔ جو ڈیوک آف ونڈسر کو اپنے وطن میں اور خاندانی ورثہ میں ملنے والی بادشاہی میں ہوا۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ ایسے ممالک بھی موجود ہیں۔ جو انہیں اپنا بادشاہ بنانا باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔ اور یہ ان کی ذاتی خوبیوں کا اعتراف ہے:۔

بیواؤں کی شادی اور آریہ سماج

ہندو ریاستوں میں ہندو بیواؤں کی شادی کا قانون پاس ہونا بانی آریہ سماج پنڈت دیانند جی کی تعلیم کو پسِ پشت ڈالنے اور اس کی خلاف ورزی کرنے کا کھلا ثبوت ہے۔ اور آریوں کو اس پر ماتم کرنا چاہیئے۔ کہ ان کے رشی کی تعلیم بھارت ورش میں پھیلنے سے قبل ہی معدوم ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ وہ اس پر خوشیاں مناتے ہیں:۔

ریاست ٹراونکور میں ایک عرصہ سے ہندو بیواؤں کی دوبارہ شادی پر عائد شدہ قیود کو دور کرنے کی جدوجہد شروع تھی۔ پچھلے دنوں ریاست کے لوئر ہوس نے ان پابندیوں کو دور کرنے کا بل پاس کر دیا۔ اب اپر ہوس میں بھی پاس ہو گیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب کی منظوری بھی ضرور حاصل ہو جائیگی۔ اس کا ذکر کرتا ہوا آریہ اخبار "پرکاش" (۲۲ اگست) لکھتا ہے "ریاست ٹراونکور کی سوشل سدھار کے کھشیتر (میدان) میں یہ دن بدن بڑھتی ہوئی ترقی دوسری ریاستوں کے لئے انوکرنیہ (نمونہ) ہے" فی الواقعہ اصلاحی میدان میں ریاست ٹراونکور کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔ مگر آریہ سماج کے لئے پیام ماندوہ ہے جس کے بانی نے بیواؤں کی شادی کی سخت ممانعت کی۔ اور اس کی بجائے نیوگ کرنے کرانے کی تعلیم دی ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ محمودؑ کی رفعت

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات

وہ دولھا جس کا براتی انتظار کر رہے تھے۔ وہ محبوب جس کی دید کی حسرت میں عشاق ماہیٔ بے آب کی مانند تڑپ رہے تھے۔ وہ مصلح موعود وہ فخر رسل۔ وہ وجیہہ۔ وہ پاک نفس۔ وہ اولوالعزم۔ ہاں وہی دلربا جس کی آمد کی خبر سنتے ہی قلوب خوشی سے اچھلنے لگ گئے تھے جس کے رُخِ پُر انوار کی ایک جھلک دیکھنے اور اپنی جانیں اس پر فدا کرنے کے لئے ہزاروں پروانے صف بستہ کھڑے تھے۔ ہاں وہی پیارا۔ وہی دلارا اور وہی ہماری آنکھوں کا تارا بصد عزت وشان اور بہ ہزار جاہ وجلال ۱۸۸۹ء کے موسمِ سرما میں آسمانِ قدس سے نزول فرما ہوا۔ خوشی اور شادمانی کی ایک لہر تھی جو دلوں میں دوڑ گئی۔ اور شگفتگی اور تازگی تھی کہ عشاق کے چہروں پر نکھر نکھر کر آنے لگی۔ آسمان سے فرشتوں نے اور زمین سے خدا کے پاک نفس بندوں نے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔ خود خدا کا پاک مسیحؑ جو ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ کا مصداق تھا۔ خدا کے وعدوں کو پورا ہوتے دیکھ کر اس کے حضور سجداتِ شکر بجالایا۔ اور اس نے نہ معلوم اپنی روحانی آنکھوں سے اس عظیم الشان مولود کے ذریعہ اکنافِ عالم میں احمدیت کا پیغام کس جاہ وجلال کے ساتھ اشاعت پذیر ہوتے مشاہدہ کیا۔ کہ اس نے ایک اشتہار لکھا اور اس پر بقلم جلی یہ عنوان قائم کیا "تکمیل تبلیغ" پھر اس تکمیل تبلیغ کرنے والے مہتم بالشان وجود کا ذکر ان سنہری الفاظ میں کیا۔ کہ

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا۔ کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا۔ تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدتِ مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا۔ تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا۔ جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے"۔ (تبلیغ رسالت جلد اول حاشیہ صفحہ ۱۴۷، ۱۴۸)

دشمن کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تحریر میں صاف طور پر لکھا ہے کہ ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ یا وہ کوئی اور ہے۔ پھر تم کس طرح حتمی طور کہہ رہے ہو۔ کہ آپ ہی مصلح موعود اور عمر پانے والے ہیں۔ لیکن وہ نادان یہ نہیں دیکھتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی تو لکھا ہے۔ کہ میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کریگا اور اگر یہ موعود لڑکا نہیں۔ تو وہ دوسرے وقت میں ظہور پذیر ہوگا۔ بہرحال نو سال کی میعاد جو خدا تعالےٰ نے بتائی ہے وہ اٹل ہے۔ اور اگر مدت مقررہ میں سے ایک دن بھی باقی رہا۔ تو خدا تعالےٰ اس دن کو ختم نہیں کرے گا۔ جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔ پھر اگر یہ سچ ہے کہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونے والا محمود مصلح موعود نہیں۔ تو بتایا جائے نو سال کی میعاد میں پیدا ہونے والے لڑکوں میں سے اور کون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پیشگوئیوں کا مصداق ہے۔ اگر دشمن یہ بتادے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مستثنیٰ کرتے ہوئے نو سال کی میعاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں فلاں بیٹا جو پیدا ہوا وہ ان پیشگوئیوں کا صحیح مصداق ہے۔ تو ایک حد تک اس کا یہ اعتراض درست سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن جب وہ خود بھی اور کسی کی تعیین نہ کرسکتا ہو۔ اور نہ کسی اور میں وہ علامات پائی جاتی ہوں۔ جن کا پایا جانا مصلح موعود میں ضروری تھا۔ اور دوسری طرف ہمیں یہ بھی نظر آتا ہو کہ نو سالہ میعاد ایک قطعی اور یقینی میعاد تھی۔ جس سے ایک دن کا بھی تخلف نہیں ہوسکتا تھا۔ تو لامحالہ یہ اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محض تفاؤل کے طور پر آپ کا نام محمود رکھا۔ مگر خدا نے اس تفاؤل کو حقیقت بنا دیا۔ اور آپ کے خیال کا خدا تعالےٰ کے قطعی ارادہ سے توارد ہوگیا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف یہی نہیں لکھا تھا۔ کہ ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا۔ کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ بلکہ یہ بھی لکھا تھا۔ کہ "کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی"۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کبھی یہ انکشاف ہوا؟ کہ میعاد مقررہ میں پیدا ہونے والا پسر موعود یہی محمود ہے اور کیا آپ نے کوئی اطلاع دی۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل تحریرات ملاحظہ فرمائی جائیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جب میرا پہلا لڑکا فوت ہوگیا۔ تو نادان مولویوں اور انکے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی۔ اور بار بار ان لوگوں کو کہا گیا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے۔ کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہوجاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالےٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶)

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ان الفاظ کا ذکر کرتے ہوئے کہ موعود لڑکا میعاد مقررہ میں ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ کھلے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ کہ میری اس تحدی کے عین مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا۔

344

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس صاف ثابت ہوا۔ کہ میعاد مقررہ میں جس بچہ کے پیدا ہونے کی خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی۔ وہ ہمارا محمود ہی ہے ۔

پھر "سراج منیر" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی۔ کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ "وہ لڑکا" پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے۔" (صلا۲)

اس کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "سبز اشتہار میں **صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہوگیا**۔"

"سراج منیر" کے اس اقتباس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں:۔

اوّل یہ کہ نو سال میعاد جس پسر موعود کی پیدائش کے لئے بتائی گئی تھی۔ اس کے مصداق ہمارے آقا و مطاع حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ کیونکہ آپ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ "وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے۔" پس پیشگوئی کی میعاد کا مصداق آپ کے سوا اور کوئی نہیں:۔

پھر دوسری بات اس سے یہ ظاہر ہوتی ہے۔ کہ آپ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کی بشارات کے بھی مصداق ہیں۔ کیونکہ دراصل انہی بشارات کے موعود کے لئے نو سال کی میعاد بتائی گئی تھی:۔

تیسری بات اس سے یہ ظاہر ہوتی ہے۔ کہ سبز اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر اول کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے جو یہ تحریر فرمایا تھا۔ کہ "اے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو۔ بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو۔ کہ **اس کے بعد** اب روشنی آئے گی۔" (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۳۷)

اور جس میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کی بشارت دی گئی تھی۔ اس کا مصداق بھی آپ ہی ہیں۔ اور آپ ہی وہ روشنی ہیں۔ جسے دیکھ کر ہر مومن کو مسرت و شادمانی سے اچھلنا چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گانے چاہئیں:۔

ان اقتباسات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے متعلق "وہ لڑکا" کے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں۔ جو ویسے ہی ہیں۔ جیسے سید الانبیاء فخر المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق "وہ نبی" کے الفاظ صحفِ سابقہ میں بطور پیشگوئی استعمال کئے گئے تھے۔ اور جن سے اشارہ محض اس بات کی طرف ہے۔ کہ "وہ لڑکا" جس کے پیدا ہونے کا ایک مدت سے الٰہی کلام میں وعدہ دیا جا رہا ہے۔ پیدا ہوگیا ہے اور اس کا نام محمود ہے:۔

"سراج منیر" کے اس حوالہ کی وقعت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خود یہ ارادہ تھا۔ کہ "سراج منیر" میں مصلح موعود کی تعیین کا ذکر کریں۔ چنانچہ اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں فرماتے ہیں:۔

"اسی خیال اور انتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی۔ تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے۔ تب اس کا مفصل و مبسوط حال لکھا جائے۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۴۴)

پس "سراج منیر" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تعیین کی۔ وہ "الہامی طور پر" ہے۔ اور بحث شُدنی۔ اور بدبخت وہ انسان ہے۔ جو اس قدر واضح تعیین کے بعد بھی آپ کے مصلح موعود ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ کرے:۔

پھر "تریاق القلوب" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا۔ کہ اُس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ کے اشتہار پڑے ہوئے ہونگے۔ اور ایسا ہی دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار بھی ہر ایک گھر میں موجود ہونگے پھر جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی۔ اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا۔ جو اس سے بے خبر ہو۔ تب **خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے** ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے۔ جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے۔"

(مطبوعہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۳)

ان اقتباسات کو ملاحظہ فرما کر غور فرمائیے۔ ۱۸۸۹ء میں جب پیدائش محمود ہوئی۔ تو گو آپ نے یہ لکھا کہ مجھ پر ابھی تک کامل انکشاف نہیں ہوا۔ کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ لیکن ۱۸۹۷ء میں جب آپ نے "سراج منیر" لکھی۔ تو کامل آٹھ سال کے بعد آپ نے اس میں جو کچھ لکھا۔ وہ یہ تھا کہ **محمود** ہی اس پیشگوئی کا مصداق ہے اور وہ "پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا"۔ پھر ۱۹۰۲ء میں یعنی پورے تیرہ سال کے بعد جب آپ نے "تریاق القلوب" لکھی۔ تو اس میں بھی آپ نے یہی لکھا کہ میری پیشگوئی کے مطابق "خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے" "محمود پیدا ہوا۔" پھر اس کے کچھ عرصہ بعد جب آپ نے "حقیقۃ الوحی" لکھی۔ تو اس میں بھی یہی حقیقت بیان فرمائی۔ اور یہاں تک لکھا۔ کہ وہ لڑکا اب سترھویں سال میں ہے۔ اس کے علاوہ "حقیقۃ الوحی" میں آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ "چونتیسواں نشان یہ ہے۔ کہ میرا ایک لڑکا فوت ہوگیا تھا۔ اور مخالفوں نے جیسا کہ ان کی عادت ہے۔ اس لڑکے کے مرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ تب خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا۔ کہ اس کے عوض میں جلد ایک اور لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام محمود ہوگا۔ اور اس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا۔ تب میں نے ایک سبز رنگ اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی۔ اور ابھی ستر دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گزرے تھے۔ کہ یہ لڑکا پیدا ہوگیا۔ اور اس کا نام **محمود احمد** رکھا گیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷)

اب کیا یہ بین انکشافات۔ اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ مصلح موعود سیدنا محمود ہی ہیں۔ عداوت اگر ہو۔ تو اس سے بے شک انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ تعصب اگر ہو۔ تو وہ بے شک انسانی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے حسد اگر ہو۔ تو بے شک اسکی جبلی دماغی توازن کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ بے جا ضد اگر ہو۔ تو بے شک اس سے بھی دیانت اور انصاف کا پلڑا ہلکا رہتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص۔ عداوت۔ تعصب۔ حسد اور بے جا ضد کے جراثیم سے زہر آلود نہیں۔ تو اسے یہ حقیقت تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ہوسکتا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جس مولود کے پیدا ہونے کی خدا نے خبر دی۔ جسے ایک بیش از بیش زائد کمالات و فضائل کا حامل قرار دیا جسکی پیدائش کی میعاد نو سال بتائی۔ جسکے متعلق یہ قرار دیا۔ کہ وہ انزال رحمت کے اس دائرہ طریق کی تکمیل کریگا۔ جس میں ارسال مرسلین و نبیین اور ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ وہ اولوالعزم انسان ہاں وہ سراپا نور۔ وہ فضل اور رحمت کا نشان وہ فتح اور ظفر کی کلید وہ کلمۃ اللہ۔ وہ روح اللہ۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی رضامندی کے عطر سے ممسوح انسان وہی ہے جو **محمود** ہے۔ جو اسلام کا چاند ہے۔ جو مومنوں کی آنکھوں کا نور ہے اور جو دنیا کے لئے خدا تعالےٰ کی قدرت کا ایک زندہ اور چلتا پھرتا نشان ہے۔ دنیا اگر مخالفت کرتی ہے۔ تو بے شک کرے۔ ہمارے **محمود** کے متعلق بارگاہِ الٰہی میں یہی مقدر ہے۔ کہ وہ بڑھیگا۔ اور "خدا کے فضل اور رحم سے" بڑھیگا مصائب کی آندھیاں اور مشکلات کے پہاڑ اس کے عزائم میں روک نہیں بن سکتے۔ وہ چٹانوں سے زیادہ مضبوط۔ وہ سورج سے زیادہ روشن وہ چاند سے زیادہ دلکش۔ وہ موسم بہار کی ٹھنڈی ہواؤں سے زیادہ سرور بخش ہے اندھا ہے وہ جس نے آپکے روحانی حسن کو نہ دیکھا۔ بدبخت ہے وہ جو آپ کا منکر ہوا۔ مگر مبارک وہ جو آپکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہودی سیرت لوگوں کا حضرت مسیح موعود کے اہلبیت پر بہتان لگانا

از مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۶۸ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

''قرآن شریف اور احادیث اور اتفاق علماء اسلام سے ثابت ہو گیا۔ کہ مغضوب علیہم سے یہود مراد ہیں۔ اور یہود بھی وہ جنہوں نے حضرت مسیح کو بہت ستایا اور دکھ دیا تھا۔ اور ان کا نام کافر اور لعنتی رکھا تھا۔ اور ان کے قتل کرنے میں کچھ فرق نہیں کیا تھا۔ اور توہین کو ان کی مستورات تک پہنچا دیا تھا۔ تو پھر مسلمانوں کو اس دعا سے کیا تعلق تھا اور کیوں یہ دعا ان کو سکھلائی گئی۔ اب معلوم ہوا کہ یہ تعلق تھا کہ اس جگہ بھی پہلے مسیح کی مانند ایک مسیح آنے والا تھا۔ اور مقدر تھا کہ اس کی بھی ویسی ہی توہین اور تکفیر ہو۔ لہذا یہ دعا سکھلائی گئی۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اے خدا ہمیں اس گناہ سے محفوظ رکھ۔ کہ ہم تیرے مسیح موعود کو دکھ دیں۔ اور اس پر کفر کا فتوے لکھیں۔ اور اس کو سزا دلانے کے لئے عدالتوں کیطرف کھینچیں اور اس کے پاک دامن اہلبیت کی توہین کریں۔ اور اس پر طرح طرح کے بہتان لگائیں۔ اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیں۔ غرض صاف ظاہر ہے کہ یہ دعا اسی لئے سکھلائی گئی۔ کہ تا قوم کو اس یادداشت کے پرچہ کیطرح جس کو ہر وقت اپنی جیب میں رکھتے ہیں۔ یا اپنی نشست گاہ کی دیوار پر لگاتے ہیں۔ اس طرف توجہ دی جائے کہ تم میں بھی ایک مسیح موعود آنے والا ہے۔ اور تم میں بھی وہ مادہ موجود ہے۔ جو یہودیوں میں تھا۔ غرض اس آئت پر ایک محققانہ نظر کے ساتھ غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جو دعا کے رنگ میں فرمائی گئی۔''

عبارت مرقومہ بالا میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۂ فاتحہ کی آخری آئت کی تفسیر فرماتے ہوئے اس سے یہ پیشگوئی پیش کی ہے کہ جس طرح یہود حضرت مسیح سے شرارت کے ساتھ پیش آئے۔ ویسے ہی مسلمانوں سے جو یہود سیرت ہوں گے۔ وہ بھی آنے والے مسیح موعود کیساتھ اسی طرح کا برا سلوک کریں گے۔ اور جس طرح حضرت مسیح پر اور آپ کی والدہ حضرت مریم پر بہتان لگائے گئے۔ اور کفر کے فتووں اور ظلموں سے انہیں دکھ دیا گیا۔ وہ محض یہود نامسعود کی پر شرارت فطرت اور ظالمانہ طبیعت کا نتیجہ تھا۔ جب کے مقابل پاک اور بے عیب مسیح اور حضرت مریم بالکل بے گناہ اور بے قصور تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے اہل بیت پر بھی جو الزامات کاذبہ اور اتہامات خبیثہ مثیل یہود کی طرف سے لگائے جائیں گے۔ محض بہتان اور شرارت ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے ساتھ اپنے اہلبیت پر بھی بہتان کا ذکر کرنا اس لئے ہے کہ جس طرح مسیح موعود کو دکھ دینا اور آپ پر فتوے کفر کا لکھنا اور آپ کی توہین اور تکفیر کسی حقیقت اور صداقت کی بناء پر نہیں بلکہ محض کذب اور شرارت سے وقوع میں آئے گی۔ اسی طرح آپ کے اہلبیت پر اتہامات خبیثہ لگانا محض ظلم و شرارت اور بہتان کی راہ سے ہو گا۔ نہ کہ کسی اصلیت کی بناء پر۔ سو آج اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ اس پیشگوئی کی تصدیق ہو گئی۔ مگر افسوس کے ساتھ بہت بڑے تعجب اور حیرت کی بات یہ ہے۔ کہ غیر مبایعین جن کا دعوے ہے کہ ہم احمدی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی یہود اور مثیل یہود کی بدسیرت کا نمونہ دکھاتے ہوئے حضرت مسیح موعود اور آپ کے اہلبیت کی توہین کی۔ اور بہتان تراشیوں سے اتہامات خبیثہ اور الزامات کاذبہ سے اس ظلم عظیم کی راہ اختیار کی۔ بلکہ وہ یہود اور مثیل یہود لوگوں پر بھی سبقت لے گئے۔ قرآن کریم نے منافقوں کی نسبت بیان فرمایا تھا۔ کہ اذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون الا انھم ھم المفسدون ولٰکن لا یشعرون۔ یعنے جب منافقوں سے کہا جاتا ہے۔ کہ فساد نہ کرو۔ تو وہ جواب میں بڑے وثوق کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ مصلح ہونے کے سوا تو ہم میں اور کوئی بات ہی نہیں لیکن چونکہ ان کا یہ قول محض مغالطہ ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے زور کے ساتھ اس کی تردید میں فرمایا گیا۔ کہ لوگو خبردار ان کے چکمہ میں نہ آنا۔ کہ وہ مصلح ہونے کے مدعی بنتے ہیں۔ بلکہ اگر از روئے حقیقت دیکھا جائے۔ تو ان کا مصلح ہونا تو درکنار زمین میں یہی فسادی لوگ ہیں اور شعور سے اس حد تک محروم ہیں کہ مفسد ہو کر اپنے تئیں مصلح سمجھ رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منافقوں کے احساسات میں اس قدر زیغ اور کجی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اس کجی سے اتنا شعور بھی نہیں رکھتے۔ کہ اپنے مفسد ہونے کو سمجھ سکیں۔ بلکہ کجی اور زیغ کے برعکس اثر سے اپنے مفسد ہونے کو مصلح قرار دیتے ہیں۔ ایسا ہی منافقوں کی نسبت یہ بھی فرمایا۔ کہ اذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا انؤمن کما اٰمن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولٰکن لا یعلمون۔ یعنے جب منافقوں سے کہا جائے۔ کہ تم مخلص لوگوں کی طرح ایمان لاؤ۔ تو جواب میں کہتے ہیں کیا ہم بے وقوفوں کی طرح ایمان لائیں اس کے جواب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ایسا کہنا بھی ان کی کجی فطرت اور منافقانہ زیغ کے باعث ہے۔ کہ وہ مخلص مومنوں کو سفہاء اور بے وقوف سمجھتے ہیں۔ لیکن دراصل بات یہ ہے۔ کہ سفہاء اور بے وقوف یہ منافق لوگ آپ ہی ہیں۔ ہاں چونکہ یہ منافق لوگ علم صحیح سے جو مخلصانہ ایمان کے ذریعہ ملتا ہے محروم ہیں۔ اس لئے مخلص مومن جو اظہار ایمان اور تبلیغ دین حق سے خدا کی راہ میں لوگوں کی ملامتوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی تبلیغ سے سعید روحوں کو دین حق میں داخل کرتے ہیں تو اس تبلیغ سے جو دلوں میں ایک تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور شور پڑنے سے فطرتیں جاگ اٹھتی ہیں۔ اور حق کی باتوں کے سننے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔ تو یہ منافق لوگ جو مرنج مرنجان کی طبیعت والے ہوتے ہیں۔ وہ اسے اپنی منافقانہ طبیعت کے خلاف پا کر مخلص مومنوں کا نام سفہاء اور بے وقوف رکھتے ہیں حالانکہ سفہاء مومن مخلص نہیں بلکہ منافق ہی ہیں ایسا ہی منافقوں کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الیٰ شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون یعنے منافق لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو اٰمنا کہتے ہیں۔ ہاں وہی اٰمنا جو ومن الناس من یقول اٰمنا باللّٰہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمؤمنین کے معنوں میں منافقانہ اٰمنا ہے۔ جس کا صرف زبان سے تعلق ہے اور قول اور الفاظ سے کچھ بھی زیادہ اس کی حقیقت نہیں۔ یعنے دل ایمان سے خالی ہے۔ اور صرف زبان سے منافقانہ طریق پر ایمان کا اظہار اور اقرار کیا

345

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتا ہے۔ اور جب اپنے شیاطین سے خلوت کرتے ہیں اور ان سے تخلیہ میں باتیں ہوتی ہیں تو وہاں منافق لوگ بڑے وثوق کے ساتھ یقین دلاتے ہوئے ان سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ ہم یقیناً آپ لوگوں کے ساتھ ہیں۔ اور مومنوں سے تو ہم آمنا کہنے کے پردہ میں صرف استہزاء کرنے والے ہیں۔ منافق لوگوں کی نسبت خدا تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ مومنوں سے تو وہ اپنا تعلق صرف آمنا کے لفظ سے ہی ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن غیروں سے جو شیطان مجسم اور الزامات بہتانات اور وساوس ڈالنے کے لحاظ سے شیطان کے آلہ کار اور شیطان کے کامل مظہر ہیں ان سے جب منافقوں کی ملاقات ہوتی ہے۔ تو وہاں خلوتوں میں تخلیے ہوتے ہیں۔ اور مومنوں کی ملاقات کے وقت تو خالی آمنا کہا جاتا تھا نہ کہ انا آمنا جس سے وثوق ظاہر ہو۔ ہاں غیروں کی خلوتوں میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے انا معکم کے یقینی فقرہ کے اظہار سے انکی معیت کا انہیں اطمینان دلاتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عملاً منافق کا فردوں ہی کی معیت کا ہوتا ہے اور خلوتوں میں منافقوں کا انما نحن مستہزءون کا فقرہ انا معکم کے قول کی تصدیق میں پیش کرنے سے اس بات کا اظہار مقصود ہے کہ منافقین مدعی نبوت و رسالت اور اس کی جماعت سے خالص تعلق رکھنے والے ہوتے تو کیا وہ الزامات کاذبہ خبیثہ اور وہ اتہامات اور بہتانات قبیحہ جو منافقین کی معیت سے اور خود ان کی طرف سے نبی پر اور اس کے اہلبیت پر لگائے جاتے ہیں۔ جو بالفاظ دیگر مامور من اللہ اور اس کی جماعت سے سراسر استہزا اور تمسخر ہے۔ کیا اس سے واضح نہیں ہوتا کہ منافقین دل سے مومنین کے ساتھ نہیں۔ بلکہ غیروں کے ساتھ ہیں۔

پس آج غیر مبایعین کا مبایعین سے الگ ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہلبیت پر بہتان اور اتہام لگانے والوں کی معیت میں ہو کر وہی کام کر رہے ہیں۔ جو خطرناک سے خطرناک اور بدترین سے بدترین دشمن کر کے دکھاتے ہیں اور پھر طرفہ یہ کہ ساتھ ساتھ اپنے تئیں احمدی بھی کہتے اور غیر احمدیوں کی معیت سے انہیں اپنے مومن بھائی بھی سمجھتے ہیں۔ اور وہ شعور اور وہ علم جو الا انهم هم المفسدون ولكن لا يشعرون اور الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون میں بیان کرتے ہوئے خدا نے منافقین کو اس سے محروم بتایا ہے۔ غیر مبایعین اس سے محروم ہو کر سمجھ سکتے ہی نہیں کہ ہم مفسدوں اور سفہاء کی سی حرکات قبیحہ و افعال شنیعہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

پس آج یہود کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل بیت پر بہتان اور اتہام لگانے کی پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ فاتحہ سے پیش کی اسے اپنی بدقسمتی سے غیر مبایعین پورا کر رہے ہیں۔ اور منافقت کے مقام سے ترقی کر کے کافروں کی شرارتوں کے منازل طے کرتے ہیں بھی ان سے مقام سبقت پر نظر آ رہے ہیں۔ غیر مبایعین کے متعلق یہ امید ہرگز نہ تھی۔ کہ وہ اس حد تک بے باک ہو جائیں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو پہلے سے فرما دیا ہے؎

قدرت حق ہے کہ تم بھی میرے دشمن ہو گئے
یا محبت کے وہ دن تھے یا ہوا ایسا نفاق

دھو دیئے دل سے وہ سارے صحبت دیرین کے رنگ
پھول بنکر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خار

جس قدر نقد تعارف تھا وہ کھو بیٹھے تمام
آہ کیا یہ دل میں گذرا ہوں میں اس سے دلفگار

آسماں پر شور ہے پر کچھ نہیں تم کو خبر
دن تو روشن تھا مگر ہے بڑھ گئی گرد و غبار

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین سے خطاب

جب سے چند افراد نے بعض ذاتی کدورتوں کی بنا پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نہایت کمینہ رنگ میں مخالفت شروع کی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے قویٰ میں بھی حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ اور آپ نے معہ اپنے خسر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور فخر خاندانِ رافضیہ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب وغیرہ اپنے سینہ کے اندر سلگتی ہوئی آگ کے انگارے اگلنے شروع کر دئے ہیں۔ تا کہ جو موقع بھی قادیان دارالامان اور مدینۃ المسیح کی تخریب کا ہاتھ آئے۔ یا خاندان حضرت حجۃ اللہ پر گند اچھالنے کا ملے۔ اسے ہاتھ سے کیوں جانے دیا جائے۔ اور کیوں نہ اپنے محسن کی اولاد سے عداوت اور مرکز سے غداری کا شرمناک ثبوت بہم پہنچایا جائے۔ مگر وہ یاد رکھیں۔ خدا تعالےٰ نے ہم کو پہلے سے ہی آپ ایسے لوگوں کی بابت یہ اطلاع دے رکھی ہے۔ کہ كلما اوقدوا نارا للحرب اطفأها الله۔ یعنی جب کبھی منافق لوگوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف نار جنگ بھڑکائی اللہ تعالےٰ اس کو بجھاتا رہا۔ اب بھی ایسا ہی ہو گا۔ انشاء اللہ اور آپ کے حصہ میں سوائے نامرادی کے اور کچھ نہ آئیگا۔

مولوی صاحب آپ تو جعلی مفسر قرآن بھی ہیں۔ یہ تو فرمائیے۔ کیا کتب یہود میں حضرت نوح علیہ السلام پر شراب خوری اور ننگا ہونے کا الزام موجود نہیں۔ کیا حضرت لوط علیہ السلام پر شراب خوری اور اپنی لڑکیوں سے زناکاری کا الزام موجود نہیں۔ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر شرک اور جھوٹ کا الزام تورات چھوڑ تفاسیر میں موجود نہیں۔ پھر کیا حضرت یعقوب علیہ السلام پر فریب دہی کا الزام موجود نہیں۔ کیا حضرت یوسف علیہ السلام پر زناکاری پر آمادہ ہونے کا الزام موجود نہیں۔ کیا حضرت داؤد علیہ السلام پر اوریا کے قتل اور اس کے ساتھ ہی زنا کا الزام موجود نہیں۔ کیا حضرت سلیمانؑ پر بلقیس سے ملاقات اور نورہ کے استعمال اور ننگی پنڈلیاں دیکھنے اور عاشق ہونیکا الزام موجود نہیں پھر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر غیر محرم عورتوں سے خلا ملا اور شراب خوری اور حرام کا تیل ملوانے کا الزام اناجیل میں موجود نہیں اور کیا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی شیطانی اور حضرت زینب سے عشق کا الزام موجود نہیں پھر کیا حضرت عائشہ صدیقہ پر الزام لگانے والے صحابی ہونے کے مدعی نہ تھے۔ اور کیا حضرت عمرؓ پر شیعہ حضرات کے الزامات موجود نہیں۔ کیا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ پر خوارج نے ناپاک الزامات نہیں لگائے اگر یہ سب کچھ ہوا تو پھر آپ الزامات اور اتہامات کی غلاظت اچھال کر کیوں اپنی سیاہ باطنی کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

قيل ان الاله ذو ولد
قيل ان الرسول قد كهنا
ما نجا الله والرسول معاً
من لسان الورى فكيف انا

یعنی کہنے والوں نے جب خدا کے متعلق یہ کہہ دیا کہ اسکا بیٹا ہے اور رسول کے متعلق یہ کہہ دیا کہ وہ کاہن ہے تو میں کس شمار میں ہوں کہ مجھ پر وہ کوئی الزام نہ لگائیں گے۔

کاش آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے وہ خطبات یاد ہوتے جن میں حضور فرمایا کرتے تھے کہ عیسائیوں نے انبیاء پر الزام لگا کر کیا پھل پایا اور شیعوں نے ازواج النبی اور اصحاب الرسول پر الزام لگا کر کیا نتیجہ بھگتا کاش آپ اور آپ کے رفقاء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اولاد حضرت احمد مسیح موعود و اہل بیت پر الزامات لگا کر یا ایسے بدفطرتوں کی تائید کر کے اپنے آپکو اور اپنی اولاد کو نقصان نہ پہنچاتے۔ مگر افسوس آپنے ایسا نہ کیا اور اس وعید کی زد میں آنا پسند کیا۔ کہ من عادى لي وليا فقد اذنته للحرب۔ مولوی صاحب آپکے خطبات و تحریرات کے ۲۵ سالہ اعتراضات کو مد نظر رکھکر اگر ہم

فرض کریں کہ حضرت ام المومنین۔ حضرت مسیح موعود کی اولاد اصحاب المسیح اور کثیر حصہ جماعت نعوذ باللہ سب گمراہ ہے۔ اور صرف آپ چند افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی فرزند سچے جانشین اور تعلیم احمدیت کا نمونہ اور آئینہ ہیں تو کیا احمدیہ اخلاق کا یہی نمونہ ہے۔ جو آپ اور آپ کے خسر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور محمد حسین شاہ صاحب اور مولوی عمر الدین وغیرہ پیش کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب اپنی حالت پر ذرا غور تو فرمایئے۔ کیا آپ کی احمدیت یہی ہے۔ کہ کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے منکر ہوں اور اپنی کئی سالہ تحریروں پر خط تنسیخ کھینچ دیں۔ کبھی خلافت سے منحرف ہوں اور اپنے چھ سالہ عمل پر خاک ڈال دیں۔ کبھی احرار کے آگے ناک رگڑیں اور اس بات کی پروا نہ کریں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کیسے دشمن اور کس قدر بدخواہ ہیں کبھی مستریوں کے ہمراز ہوں اور اتنا بھی خیال نہ کریں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں کس قدر گستاخیاں کر رہے ہیں کبھی مصری پارٹی کے ممد و معاون ہوں۔ اور اتنا نہ سوچیں۔ کہ ان کے اب بھی وہی عقائد ہیں۔ جن کی آڑ لے کر آپ جماعت احمدیہ کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ یہ کس قدر قابل شرم نظارہ ہے۔ کیا ایک صادق، مخلص۔ امین صالح اور دیندار انسان ایسا ہی ہؤا کرتا ہے۔

یزید پر لوگ کیوں لعنت کرتے اور برا کہتے ہیں اس لئے کہ اس نے اہل بیت نبوی صلعم اور اپنے محسن کی اولاد سے ناروا سلوک کیا آپ لوگ آل یزید ہو کر اور یزیدی طبع ہو کر قادیان سے اخراج منہ البزیدیون کے مصداق بھی بنے۔ خدا تعالےٰ نے آپ لوگوں کو قرب مسیح موعود علیہ السلام سے نکال کر دور پھینک دیا اور شم لایجاورونک کا مصداق بنا دیا۔ آپ کو تمام ارادوں میں جو نبوت مسیح موعود اور خلافت احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے خلاف تھے وھموا بما لم ینالوا کا مصداق کر کے نامراد و ناکام کیا مگر آپ کو سمجھ نہ آئی

مولوی صاحب آپ کو بڑا ناز ہے اس ترجمۃ القرآن پر جو حضرت نور الدین اعظم رضؓ نے آپ کو لکھوایا۔ آپ کی حیثیت تو صرف ایک تنخواہ دار نوکر۔ مرتب اور مترجم کی تھی یا پھر غاصب کی۔ کہ انجمن کی ملکیت ترجمۃ القرآن کو دھوکا سے اپنے ساتھ لے گئے اور حضرت نور الدین اعظم رضؓ کے لکھوائے ہوئے نوٹس میں سے احمدیت کی تعلیم نکال کر اور ترجمہ کو مسخ کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ مگر آپ نے یہ جرم کیوں کیا صرف اس لئے کہ ترجمۃ القرآن احمدی تو خریدیں گے نہیں آؤ غیر احمدیوں سے روپے بٹوریں۔ دنیا تو ہاتھ آئے اگر ایمان جاتا ہے تو جائے۔

مولوی صاحب آپ کے ترجمہ میں اب ہے کیا۔ سر سید احمد خان کے خیالات کا آئینہ اور احمدیت کی نفی لغت اور مفردات راغب کے الفاظ کا ترجمہ اور عام مضامین میں قادیان کی کاسہ لیسی۔ آپ کا اپنا بیان کردہ حصہ کونسا ہے۔ اور کونسے معارف ہیں۔ جو آپ نے بیان کئے۔ ہاں اندھوں میں کانا راجہ تکثیر سے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ مولوی صاحب اگر آپ کو حضرت محمود کی ذات سے بغض نہیں اور صرف عقائد سے اختلاف ہے تو مصری پارٹی بھی یہ کہتی ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے اور خلافت احمدیت کے قائل ہیں پھر کیوں ان کے خلاف نہ صرف آپ کے منہ سے ایک لفظ تک نہیں نکلتا۔ بلکہ ان کی انتہائی قوت سے حمایت کر رہے ہیں کیا اس سے صاف ظاہر نہیں کہ آپ کو حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات سے بغض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص ان کے خلاف اٹھے آپ سب سے پہلے

حضرت مولوی نور احمد صاحب مرحوم لودی ننگل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے والد حضرت مولوی نور احمد صاحب نے قریباً ۱۸۷۷ء میں اورنٹیل کالج لاہور سے مولوی عالم کا امتحان پاس کیا۔ اور کئی ایک علماء سے علم حدیث اور علم تفسیر کا استفادہ کیا

قبول احمدیت

شروع شروع میں آپ احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک رسالہ تحقیق الکلام فی حیات مسیح تصنیف کیا۔ لیکن ابھی اس کا دوسرا حصہ پریس میں ہی تھا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی۔ بیعت کرنے کا عجیب واقعہ سنایا کرتے تھے۔ فرماتے۔ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی عطر فروخت کر رہا ہے۔ میں نے بھی ایک پیکٹ لیا جب کھولا تو اس میں ایک اور پیکٹ تھا۔ حتیٰ کہ کئی ایک پیکٹ کھولنے کے بعد ایک شیشی نکلی۔ جس کے کھولنے سے سارا جہان معطر ہو گیا۔ جب پڑھا تو شیشی پر مرقوم تھا۔ "براہین احمدیہ" اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

تبحر علمی و سلسلہ درس و تدریس

آپ نے ساری عمر مطالعہ میں گزاری قرآن کریم کی لمبی لمبی سورتیں حفظ تھیں قرآن شریف بڑی خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔ حدیث پر بھی آپ کو کافی عبور تھا۔ میں نے دیکھا خواہ کوئی معاملہ ہو۔ آپ اس سے متعلق فوراً کوئی نہ کوئی حدیث پڑھ دیا کرتے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ کسی حدیث کی ضرورت پڑی۔ جو کتاب سے کوئی تلاش نہ کر سکا۔ اس پر حضور نے ایک سانڈنی سوار گورداسپور سے والد صاحب کے پاس بھیجا کہ ان کو لے آؤ۔ سانڈنی سوار عصر کے وقت لودی ننگل پہنچا اور آپ اسی وقت چل پڑے۔ اور عصر کی نماز گاؤں سے باہر جا کر ادا کی۔ بہت رات گئی آپ گورداسپور پہنچے۔ اور اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے حدیث کے متعلق پوچھا۔ اور آپ نے فوراً وہ حدیث سنا دی۔ نکال کر بھی پیش کر دی۔ اور اس واقعہ پر آپ بڑا فخر کیا کرتے تھے۔

کتابوں کا آپ کو بڑا شوق تھا جو کتاب سامنے آئی اس کو پڑھتے اور جابجا نوٹ دیتے جاتے۔ وصیت میں قریباً پونے سات سو کتابیں بھیجیں۔

افسوس آپ نے ساری عمر ایک گاؤں میں گزاری۔ اگر کسی شہر میں ہوتے۔ تو آسمان علم پر ستارہ بن کر چمکتے۔ تاہم آپ نے جس قدر علمی خدمت کی۔ وہ نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ آپ نے لودی ننگل۔ تیجہ کلاں۔ کھوکھر اور چھپالہ میں جماعتیں قائم کیں۔ اور اس علاقہ میں احمدیت کا پھیلنا خداوند کریم نے آپ پر مقدر رکھا۔ ہزاروں آدمیوں نے یہاں بھی آپ سے استفادہ کیا۔ آپ اشد ترین مخالفوں کو بھی بڑے اخلاص اور محبت سے تعلیم دیتے کئی بی اے کے طالب علم عربی اور فارسی کی کتابیں آپ سے پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل میں چودہ سے بھی زیادہ علم جانتا ہوں۔ اور اس طرح گن گن کر سنایا کرتے۔ علم قرآن۔ علم حدیث۔ علم تفسیر۔ منطق۔ فلسفہ۔ علم کلام۔ صرف۔ نحو۔ نجوم۔ رمل۔ علم بیان۔ علم معانی۔ علم طب۔ علم الادویات۔ علم شعر و شاعری۔ فصاحت۔ بلاغت علم تاریخ۔ علم طبعی۔ جیوگریفی۔

احمدیت سے عشق

احمدیت آپ کی جان تھی۔ احمدیت آپ کا ایمان تھا۔ آپ جئے احمدیت کے لئے۔ اور جب مرے تو احمدیت کا جامہ اوڑھ کر۔ آخری دم تک کہتے رہے کہ گواہ رہنا کہ حضرت مسیح موعودؑ

ہو اس کے معاون و مددگار بن جاتے ہیں اور اس طرح اپنے آپ کو نہ گھر کے رہے اور نہ گھاٹ کے ثابت کر رہے ہیں خدا تعالےٰ آپ پر رحم کرے اور جس آگ میں آپ آج کل جل رہے ہیں اس سے نجات دے۔

[illegible]

کے دعاوی پر مجھے ایسا ہی ایمان ہے جیسا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر آپ تینتالیس سال تک احمدیت کی تبلیغ کرتے رہے۔ دعاء پر آپ کو اتنا اعتقاد تھا۔ کہ کوئی کام بغیر دعا کے شروع نہ کرتے۔ آپ کی اکثر دعائیں غیر معمولی طور پر قبول ہوتی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں آپ کو اس طرح ضبط تھیں کہ حوالوں کے لئے سطروں کی سطریں سنا دیتے۔

علم طب

ظاہراً آپ کا ذریعہ معاش علم طب ہی رہا ہے۔ شروع میں جب آپ لاہور سے آئے۔ تو اچھی آمدنی ہونے لگی مگر احمدیت میں داخل ہونے کے بعد بہت محدود ہو گئی۔ اور بمشکل گذارہ ہوتا تھا آپ نے علم طب کو ذریعہ معاش نہیں بنایا تھا۔ بلکہ ہمدردی خلق اصل مدعا تھا۔ دوائی غریبوں اور بیواؤں کو اکثر اپنے پاس سے دیا کرتے تھے بہت آدمی اپنے ہر قسم کے مشورے آپ سے ہی لیا کرتے۔ رشتوں کے معاملات زمین کے معاملات۔ مکانات کے معاملات آپ کے مشورہ کے بغیر حل نہ ہوتے تھے۔ غریب طالبعلموں کو پارچات اور فیس بھی دیدیا کرتے۔ نسخہ جات کے بتلانے میں بخل قطعاً نہ کرتے تھے۔

مرض الموت

آپ کو عرصہ چھ سات سال سے اختلاج قلب کا عارضہ تھا۔ کبھی بیماری کا زور ہو جاتا۔ اور کبھی مرض گھٹ جاتا۔ آخری ایام میں یہ تکلیف بہت بڑھ گئی۔ اور دائیں جانب فالج کا بھی اثر محسوس ہوا۔ ہر قسم کی دوائیں استعمال کی گئیں دعائیں کی گئیں۔ اور اپنی طرف سے علاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا مگر جو خداتعالےٰ کو منظور تھا وہی ہوا۔ اور آپ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہوئے ۲۴ ر جون ۱۹۳۷ء بوقت ۳ بجے بعد دوپہر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپکو کمی خون کی بھی شکایت تھی میں نے کہا میں اپنا خون آپ کے بدن میں داخل کرانا چاہتا ہوں۔ یہ سن کر بہت

۴ گھبرائے۔ اور فرمانے لگے۔ آپ مجھے زندگی کی ضرورت نہیں۔ مجھے اب اپنے مالک کے پاس جانے دو۔ مجھے موت سے کوئی ڈر نہیں ٭ خاکسار فضل کریم از لودھی ننگل۔

فیروزپور میں ڈسٹرکٹ اہلحدیث کانفرنس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے کی تلقین

فیروزپور کے کچھ غیر احمدی جو آج سے کچھ عرصہ پیشتر اپنے آپ کو احرار کہتے اور مولوی عطاء اللہ بخاری کو اپنا امیر شریعت تسلیم کئے ہوئے تھے۔ اب انہوں نے اپنی پے درپے ناکامیوں اور رسوائیوں کے بعد اہلحدیثوں کے لباس میں جماعت احمدیہ فیروزپور کے خلاف فیروزپور میں اپنا تبلیغی مرکز بنانے اور اپنے لئے کوئی نیا امیر تلاش کرنے کے لئے ۲۰-۲۱-۲۲ ر اگست ۱۹۳۷ء کو ایک ڈسٹرکٹ اہلحدیث کانفرنس منعقد کی۔ جس کی صدارت کی باگ ڈور مولوی داؤد صاحب غزنوی کے ہاتھ دی گئی۔

مولوی محمد علی صاحب لکھوکی نے جواس میں اپنا خطبہ صدارت پڑھا۔ اس میں سب سے بڑا خطرہ ضلع کے احمدیوں کی طرف سے ظاہر کیا۔ اور جناب پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ سی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہماری بدقسمتی سے ہمارے اس ضلع میں ایک ہی میرزائی ایسا ہے جس کا اس وقت ضلع کے تمام اہل حدیثوں پر غلبہ ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ پر بھی اسی کا قبضہ ہے۔ آہستہ آہستہ اس نے تمام ضلع میں اپنا اثر ورسوخ پیدا کر لیا ہے۔

دوسرے روز انہی مولوی صاحب نے کہا کہ ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ ہمارے ضلع میں قادیانی روز بروز ترقی کرتے جا رہے ہیں۔ ان سے آئندہ کسی قسم کا بحث مباحثہ نہ کیا جائے۔ اور نہ کوئی مباہلہ کیا جائے۔ ان کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ ان سے لین دین سلام علیکم قطعاً حرام ہے۔ جو مرزائیوں کے کافر ہونے میں شک کرتا ہے وہ بھی کافر ہے۔

مولوی علی محمد صاحب نے ۲۲ ر اگست کی رات کو جماعت احمدیہ کے خلاف سخت اشتعال انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا آج حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے کوئی شخص بچ نہیں سکتا۔ مگر ہم مرزائیوں کے سامنے زمانہ مرزا جی کے خلاف سخت سے سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ مگر اس سے نہ مرزائیوں کی پیشانی پر کوئی بل آتا۔ اور نہ کوئی ہمیں پوچھتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی آمد کا بہت چرچا تھا۔ اور وہ ۲۲ ر اگست کی صبح دس بجے کی ٹرین سے اتر کر سیدھے پنڈال میں آئے۔ اور سٹیج پر آتے ہی اپنی پندرہ بیس منٹ کی تقریر میں اپنی بیماری کی معذرت کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔

کانفرنس میں شامل ہونے والوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ چار پانچ ہزار تھی جو دوسرے روز نصف سے بھی کم رہ گئی۔ زیادہ تر لوگ دیہاتی تھے جو کسی نہ کسی اثر ورسوخ

ضرورت ملازمین

مندرجہ ذیل ملازمتیں خالی ہیں ضرورتمند اپنی اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد وتصدیق مقامی امیر یا پریذیڈنٹ فوری طور پر میرے پاس بھجوا دیں۔ درخواست پر سرنامہ چھوڑ دیا جائے۔

۱۔ چند اوورسیر جو بلڈنگ کا تجربہ رکھتے ہوں
۲۔ ایک لیڈی ڈاکٹر۔
۳۔ ایک کمپونڈر سند یافتہ کو ترجیح دی جائے گی۔
۴۔ ایک باورچی تنخواہ گیارہ روپے ماہوار ہو گی۔
۵۔ ایک ریٹائرڈ قانونگو یا پٹواری جو زمینوں کا انتظام اچھی طرح سے کر سکے ٭ ناظر امور عامہ

ذبیحہ گاؤ کے خلاف بے معنی ایجی ٹیشن

کشمیری پنڈتوں کے لیڈر کا ایک اعلان

کشمیری پنڈتوں کے لیڈر اور گلانسی کمیشن کے ممبر پنڈت پریم ناتھ بزاز نے ایک طویل بیان میں جموں کے ہندوؤں کی موجودہ ایجی ٹیشن کو لایعنی قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ گائے کو ذبح کرنے والے کیلئے سنگین سزا کا مطالبہ کرنا دانائی نہیں ہے۔

آپ کہتے ہیں کہ ہمارا منتہائے مقصود اس ریاست میں ذمہ دار حکومت کا حق حاصل کرنا ہے۔ موجودہ ایجی ٹیشن فرقہ وارانہ اور گمراہ کن مشوروں کا نتیجہ ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو کچھ پولیس کر رہی ہے وہ بھی قابل مذمت ہے۔

مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تا[illegible] موجودہ ایجی ٹیشن انتہا[illegible] میرے لئے یہ حقیقت مو[illegible] ہے۔ کہ کشمیری پنڈتوں نے اس میں کود[illegible] سے تامل کیا ہے۔ یہ امر واقعہ ہمارے مستقبل کے لئے فال نیک ہے۔

جس معاملہ کو ایجی ٹیشن کی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ وہ ان مہمات عظیمہ کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ جو ہماری جدوجہد کا مرکز بننے والے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ جن جذبات کی حفاظت کیلئے قانون اور قانون سازوں کی پناہ لی جائے۔ وہ جذبات زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتے۔

ہم اس واقعہ کو نظرانداز نہیں کر سکتے کہ کشمیر میں نمایاں اکثریت مسلمانوں کی ہے اس لئے اس ضمن میں کسی قانون کا کتاب آئین میں موجود رہنا صرف اس صورت میں مناسب ہے۔ جبکہ اسے اکثریت کی رضامندی حاصل ہو۔

یہ صحیح ہے کہ ایک دھرماتما ہندو کے نزدیک گائے کا ذبح کیا جانا ناقابل برداشت ہے۔ لیکن صرف اتنے سے جرم پر دس سال کی وحشیانہ سزا بھی تو ظلم ہے۔ عام اس سے کہ اس جرم کے ارتکاب سے کسی فرد کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریدارانِ الفضل جن کو وی پی ہونگے

۸ ستمبر کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدئے جائینگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ اگست ۳۷ء سے لغایت ۲۰ ستمبر ۳۷ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۸ ستمبر کو وی پی ہونگے۔ اگر کوئی دوست قیمت بھیجنا چاہیں۔ یا اور کسی وجہ سے وی پی رکوانا چاہیں۔ تو وہ نوٹ کرلیں۔ کہ ایسی اطلاع ۸ ستمبر سے قبل دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیے کسی قسم کی اطلاع نہ دینے والے خریدار کا اخلاقی فرض ہوگا کہ وی پی وصول کریں۔ عدم وصولی کی صورت میں پرچہ دفتری قواعد کے مطابق بند کردیا جائیگا۔

(مینیجر)

نمبر خریداری — نام

۴۳ مرزا برکت علی صاحب
[illegible] چوہدری غلام احمد صاحب
[illegible] ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
[illegible] غلام رسول صاحب
[illegible] اسمٰعیل صاحب
[illegible] احسان الحق صاحب
۲۵۸ بابو اکبر علی صاحب
۲۸۶ مولوی غلام علی صاحب
۳۶۵ منشی حامد حسین صاحب
۳۷۷ محمد امیر صاحب
۴۶۹ مولوی محمد الدین صاحب
۷۲۸ فضل الٰہی صاحب
۸۱۷ سید فخر الاسلام صاحب
۸۷۰ مولوی نیاز محمد صاحب
۸۷۳ مستری مہر الدین صاحب
۹۳۵ منشی صدر الدین صاحب
۱۰۷۴ منشی سلطان عالم صاحب
۱۳۲۶ ایم محمد رفیع صاحب
۱۶۱۹ مولوی محمد الیاس الدین صاحب
۱۶۲۶ عطاء اللہ صاحب
۱۶۷۱ عبد الغفار صاحب
۱۷۰۵ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب
۱۷۱۷ چوہدری بشارت علی خان صاحب
۲۰۴۰ ایم محمد عظیم صاحب
۲۱۷۲ رحیم اللہ صاحب
۲۱۷۴ میر کریم اللہ صاحب
۲۳۷۶ محمد عبد الرشید صاحب
۲۷۱۷ غلام نبی صاحب
۲۷۵۵ ڈاکٹر برکت اللہ صاحب
۲۷۶۰ میاں احمد الدین صاحب
۳۱۵۸ شیخ عبد المالک صاحب
۳۲۱۵ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب
۳۴۳۰ منشی عبد العزیز صاحب
۳۴۷۳ ہدایت اللہ صاحب
۳۶۵۳ محمد علی صاحب
۳۶۸۳ چوہدری نعمت علی صاحب
۳۷۰۸ ناصر الدین صاحب
۳۷۴۸ شیخ بدر الدین صاحب
۳۷۷۹ بابو محمد امین صاحب
۴۰۱۱ شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۴۰۵ ملک محمد حنیف صاحب
۴۴۵۰ منشی محمد عبد اللہ صاحب
۴۵۳۰ خدا بخش صاحب
۴۶۲۴ مرزا محمد علی صاحب
۴۶۲۶ خیر الدین سراج الدین صاحب
۴۶۶۹ سید غلام رسول صاحب
۵۰۳۰ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۵۳۶۶ خلیل شاہ صاحب
۵۶۴۹ منشی اللہ دتا صاحب
۵۹۱۴ بابو عبد القدوس صاحب
۶۰۴۱ اہلیہ عبد الغفور خان صاحب
۶۷۰۰ شمس الدین صاحب
۶۹۳۲ میر عبد الرحمٰن صاحب
۷۱۸۳ کریم بخش صاحب
۷۲۳۳ نور احمد خان صاحب
۷۵۲۷ چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۵۴۶ منشی محمد یعقوب صاحب
۷۵۵۸ ملک حسن محمد صاحب
۷۵۵۹ ایس رحمت اللہ صاحب
۷۶۲۹ محمد یعقوب صاحب
۷۶۸۶ چوہدری [illegible]
۷۷۸۰ میاں عطاء اللہ صاحب
۷۹۶ ڈاکٹر چوہدری محمد انور صاحب
۸۰۲۰ محمد عبد العزیز صاحب
۸۱۶۵ بابو غلام محمد صاحب
۸۲۴۲ ملک تجمل احمد صاحب
۸۳۳۷ خان صاحب ذوالفقار علی خان
۸۳۶۸ محمد شفیع صاحب
۸۳۹۰ محمد عبد الرشید صاحب
۸۴۴۷ ملک کرم الٰہی صاحب
۸۶۰۳ ایف عبد اللہ صاحب
۸۶۴۱ احمد الدین صاحب
۸۶۷۴ سید محمود شاہ صاحب
۸۷۵۵ چوہدری کرم بخش صاحب
۸۹۷۸ عبد الجلیل صاحب
۸۹۸۶ سید محبوب عالم صاحب
۹۰۲۰ محمد الدین صاحب
۹۱۰۴ عنایت اللہ صاحب
۹۱۵۷ شیخ محمود حسین صاحب
۹۱۸۰ سکرٹری صاحب
۹۲۱۱ غلام محمد صاحب
۹۲۲۶ حاجی محمد صاحب
۹۲۴۵ ملک فضل کریم صاحب
۹۲۷۳ ملک بشیر محمد صاحب
۹۲۸۸ سید محمد مسعود صاحب
۹۲۹۶ محمد اسمٰعیل صاحب
۹۳۱۰ شیخ احمد صاحب
۹۳۳۶ چوہدری عبد الحی صاحب
۹۵۳۴ راجہ محمد نواز خان صاحب
۹۶۳۳ محمد یعقوب صاحب
۹۶۶۹ اللہ رکھا صاحب
۹۶۸۴ ملک عزیز احمد صاحب
۹۸۶۴ ڈاکٹر غلام علی صاحب
۹۸۹۳ منشی کرم الدین صاحب
۹۹۲۳ سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۴۱ غلام قادر صاحب
۹۹۴۷ شیخ مولا بخش صاحب
۹۹۵۶ ڈاکٹر ایس ایم احمد صاحب
۹۹۵۸ فضل کریم صاحب
۹۹۸۴ مرزا غلام محمود صاحب
۱۰۰۱۳ غلام حسین صاحب
۱۰۰۲۶ جمیل احمد صاحب
۱۰۰۲۷ مولوی عبد السلام صاحب
۱۰۰۹۰ چوہدری ایم اے خان
۱۰۰۹۷ پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۱۱۰ سید منور شاہ
۱۰۱۱۱ سید عنایت حسین شاہ
۱۰۱۳۷ اے ایف رحمٰن صاحب
۱۰۱۷۸ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۲۰۷ شیخ محمد خورشید صاحب
۱۰۲۴۵ حافظ نور الٰہی صاحب
۱۰۲۴۹ ایم یعقوب خان صاحب
۱۰۲۵۱ چوہدری رحمت علی صاحب
۱۰۲۵۸ ایم عطا محمد صاحب
۱۰۲۶۰ ڈاکٹر نذیر احمد خان صاحب
۱۰۲۸۴ چوہدری سلطان علی صاحب
۱۰۲۸۷ محمد عثمان صاحب
۱۰۳۷۶ ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۴۰۰ فضل الٰہی خان صاحب
۱۰۴۴۲ بابو عبد الرزاق صاحب
۱۰۴۵۹ محمد بخش صاحب
۱۰۴۷۳ عبد الرحیم صاحب
۱۰۵۱۵ مولوی عبد الحفیظ صاحب
۱۰۵۶۵ پیارا لعل صاحب
۱۰۶۰۵ چوہدری رحمت خان صاحب
۱۰۶۵۰ غلام محمد صاحب
۱۰۶۶۰ محمد لطیف صاحب
۱۰۷۷۵ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۰۷۹۶ غلام رسول صاحب
۱۰۸۴۰ پیر محمد اکبر صاحب
۱۰۸۵۸ خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۰۸۶۸ لفٹیننٹ خان عبد الحمید خان صاحب
۱۰۸۷۵ محمد شریف صاحب
۱۰۸۸۱ ایم عبد الستار صاحب
۱۰۸۸۸ بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۰۰ شیخ مولا بخش صاحب
۱۰۹۱۴ ماسٹر نواب الدین صاحب
۱۰۹۴۴ چوہدری برکت علی صاحب
۱۰۹۸۶ امیر علی خان صاحب
۱۱۰۵۲ ایس اے منعم صاحب
۱۱۰۷۱ چوہدری مولا بخش صاحب
۱۱۱۸۷ سید لال شاہ صاحب
۱۱۲۰۳ گل محمد خان صاحب
۱۱۲۵۹ جمعدار فتح الدین صاحب
۱۱۲۸۴ محمد رمضان صاحب
۱۱۳۶۱ مستری نذیر احمد صاحب
۱۱۳۱۲ سیٹھ فاضل کریم علی صاحب
۱۱۳۱۵ چوہدری محمد ابراہیم صاحب
۱۱۳۲۱ محمد علی صاحب
۱۱۳۳۶ احسان الٰہی صاحب
۱۱۳۶۵ منظور حسین شاہ صاحب
۱۱۳۸۶ میرزا احمدی اینڈ کو
۱۱۴۳۴ فتح محمد صاحب
۱۱۵۸۰ سلیمان خان صاحب
۱۱۵۹۷ شیخ محمد نذیر صاحب
۱۱۶۰۸ مرزا برکت علی صاحب
۱۱۶۶۸ فدا حسین صاحب
۱۱۶۷۵ محمد شریف صاحب
۱۱۷۰۴ اللہ دتہ صاحب
۱۱۷۳۵ شیخ عبد الرحمٰن صاحب
۱۱۷۴۹ رحیم الدین صاحب
۱۱۷۵۷ چوہدری بدر الدین صاحب
۱۱۷۶۵ چوہدری محمد شفیع صاحب
۱۱۷۷۷ مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۸۱ مولوی حیدر علی صاحب
۱۱۷۹۸ مولوی ایم اے ستار صاحب
۱۱۸۳۶ غلام محمد نذیر صاحب
۱۱۸۴۳ محمد صادق صاحب
۱۱۸۶۸ امیر انعام اللہ صاحب
۱۱۹۳۲ سید شمیم اللہ صاحب
۱۱۹۳۳ عبد الکریم صاحب
۱۱۹۳۴ غلام حیدر صاحب
۱۱۹۹۷ جمعدار محمد خان صاحب
۱۲۰۱۱ چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۲۰۶۰ محمد اسحٰق صاحب
۱۲۰۸۰ عزیز حسین صاحب
۱۲۱۰۱ چوہدری محمد افضل خان
۱۲۱۲۵ ملک بشیر احمد صاحب
۱۲۱۳۶ عصمت اللہ صاحب
۱۲۱۴۶ محمد یوسف صاحب
۱۲۱۴۷ شیخ انعام اللہ صاحب
۱۲۱۵۷ محمد حسین صاحب
۱۲۱۷۲ محمد صادق صاحب
۱۲۱۷۳ مولوی غلام حسین صاحب
۱۲۱۸۳ ڈاکٹر عبد المجید صاحب
۱۲۱۸۴ بابو مولا بخش صاحب
۱۲۱۸۷ شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب
۱۲۱۹۸ تجمل حسین صاحب
۱۲۲۰۲ علی شان خان صاحب
۱۲۲۰۸ مرزا رحیم بیگ صاحب
۱۲۲۱۰ چوہدری پیر محمد صاحب
۱۲۲۱۴ ایس ایم احمد صاحب
۱۲۲۱۵ شیخ محمد یوسف صاحب
۱۲۲۳۳ چوہدری محمد شفیع صاحب
۱۲۲۶۳ سید محمود احمد شاہ صاحب
۱۲۲۷۴ ڈاکٹر محمد اعظم صاحب
۱۲۲۷۹ شیخ محمد اکبر صاحب
۱۲۲۸۱ عنایت الرحمٰن صاحب
۱۲۳۰۳ محمد ابراہیم صاحب
۱۲۳۰۴ عبد الغنی صاحب
۱۲۳۵۳ سید محمد یوسف صاحب
۱۲۳۶۷ چوہدری مبارک احمد صاحب
۱۲۳۷۰ سکینہ بیگم صاحبہ
۱۲۳۷۸ فضل الٰہی صاحب
۱۲۳۸۲ شیخ چراغ دین صاحب
۱۲۳۸۳ شیخ غلام محمد صاحب
۱۲۴۰۲ حوالدار میجر علی محمد صاحب
۱۲۴۰۴ ملک خدا بخش صاحب
۱۲۴۱۱ ماسٹر کالے خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

12440 - بشیر احمد صاحب
12444 - محمد اسماعیل صاحب
12453 - چوہدری عصمت اللہ صاحب
12506 - سیکرٹری صاحب
12509 - سیکرٹری صاحب ناسور
12511 - سردار محمد صاحب
12529 - چوہدری فتح محمد صاحب
12537 - ایم نور الٰہی صاحب
12550 - عبد الحق صاحب
12585 - شادو صاحب
12586 - غلام احمد صاحب
12590 - محمد الدین صاحب
12599 - سید ولایت شاہ صاحب
12606 - چوہدری حمید اللہ صاحب
12607 - مبارک احمد صاحب
12642 - چوہدری حاکم الدین صاحب
12645 - مولوی عبد اللطیف صاحب
12651 - ایم محمد اقبال صاحب
12657 - محمد شفیع صاحب
12663 - مولوی چراغ دین صاحب
12672 - پبلک لائبریری
12673 - " "
12687 - بابو محمد عبد اللہ صاحب
12693 - مرزا محمد حسین صاحب
12700 - محمد اسماعیل صاحب
12702 - سید غلام الثقلین صاحب
12708 - محمد علی صاحب
12712 - بابو محمد اسماعیل صاحب
12716 - عبد الحمید صاحب
12718 - شیخ محمد اسحاق صاحب
12721 - محمد الدین صاحب
12724 - سعید کٹی عبد القادر صاحب

12725 - چیوا خان صاحب
12726 - شیخ عبد الحمید صاحب
12729 - محمد سخاء اللہ صاحب
12738 - صوفی عبد الرحیم صاحب
12743 - سید بہاول شاہ صاحب
12744 - مولوی محب الرحمٰن صاحب
12746 - ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب
12748 - چوہدری محمد اسحاق صاحب
12756 - غلام نبی صاحب
12757 - ملک خدا بخش صاحب
12761 - حکیم محمد حسین صاحب
12765 - شیخ امیر اللہ صاحب
12772 - خانصاحب شیخ عبد العلیم صاحب
12773 - ملک میر احمد صاحب
12779 - محمد سعید صاحب
12785 - ڈاکٹر محمد بشیر صاحب
12796 - ملک محمد سعید صاحب
12807 - بابو شمس الدین صاحب
12811 - حکیم محمد عبد الجلیل صاحب
12827 - سید محمد اشرف صاحب
12828 - مرزا محمد صفدر صاحب
12834 - عبد الرشید صاحب
12837 - قاضی محمد اسلم صاحب
12851 - چوہدری محمد حسین صاحب
12864 - ڈاکٹر محمد یعقوب خان
12874 - بابو عبد الرؤف صاحب
12870 - چوہدری بدر الدین صاحب
12877 - ڈاکٹر نذیر احمد صاحب
12886 - مفتی عبد السلام صاحب
12889 - چوہدری چھجو خانصاحب
12897 - ملک فضل خالق صاحب
12902 - میاں حرمت حسین صاحب

12913 - رای احمد صاحب
12915 - حسین محمد صاحب
12916 - چوہدری نسیم احمد صاحب
12917 - نذیر احمد صاحب
12918 - شہزادہ عبد القیوم
12919 - سید اختر احمد صاحب
12920 - ملک غلام نبی صاحب
12924 - خواجہ مسعود احمد صاحب
12929 - ملک ایم اے عبد الرحمٰن صاحب
12930 - شیخ خدا بخش صاحب
12933 - ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب
12945 - غلام محی الدین صاحب
12950 - محمد صالح صاحب
12955 - ماسٹر اللہ بخش صاحب
12956 - میسرز جان اینڈ
12960 - عبد السلام خان صاحب
12966 - محمد عبد اللہ صاحب
12969 - سردار احمد صاحب
12970 - محمد شریف صاحب
12975 - ایس غلام اللہ صاحب
13001 - سلیم احمد صاحب
13004 - چوہدری محمد علی صاحب
13005 - شیخ محمد یعقوب صاحب
13013 - ایم بشیر الحق صاحب
13014 - شیخ عبد الرحمٰن صاحب
13015 - چوہدری غلام نبی صاحب
13020 - حاجی موسیٰ صاحب
13032 - راجہ مظفر احمد صاحب
13037 - قاضی عبد الرحیم صاحب
13041 - داد بخش صاحب
13044 - آغا عبد اللطیف صاحب
13050 - ماسٹر غلام رسول صاحب

13057 - ماسٹر اللہ داد صاحب
13064 - مہر عاشق محمد صاحب
13069 - مرزا عزیز بیگ صاحب
13080 - سید محمد عقیل صاحب
13082 - محمد صادق صاحب
13084 - مولوی غلام صمدانی صاحب
13087 - عبد الوحید صاحب
13088 - عبد المجید بیگ صاحب
13090 - مستری بشیر محمد صاحب
13093 - قریشی محمد عبد اللہ صاحب

13094 - سیدہ رفعت صاحبہ
1709 - بشیر عالم صاحب
6370 - سید غلام حسین صاحب
7542 - عبد الحمید صاحب
7296 - اقبال محمد خانصاحب
7952 - احمد حسین سعید صاحب
9176 - محمد شجاعت علی صاحب
8861 - بشیر احمد صاحب
9874 - عبد اللہ صاحب
10274 - عظیم الدین صاحب

12317 - عبد القادر صاحب
11891 - بشیر الدین صاحب
10873 - بشیر احمد صاحب
12511 - سردار محمد صاحب
11867 - محمد یوسف صاحب
12707 - عبد الرحیم صاحب
12694 - بشیر احمد خانصاحب
13028 - نذر حسین صاحب
12844 - غلام قادر صاحب
17896 - غلام حسین صاحب

وصیت نمبر ۴۸۵۹

منکہ ربیعہ خانم بنت قطب الدین صاحب مرحوم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار البرکات ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۷-۷-۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہیں اس وقت پندرہ روپے ماہوار پر نصرت گرلز ہائی سکول میں ملازم ہوں۔ لہٰذا آج ۶ جولائی ۱۹۳۷ء کو اپنی اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور آمدنی گھٹنے یا بڑھنے پر میری یہ وصیت جاری رہیگی

العبد:۔ ربیعہ خانم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ فضل حق برادر موصیہ بقلم خود
گواہ شد:۔ محبوب عالم خالد بی۔ اے (آنرز) ٹیچر نصرت گرلز سکول قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ❴ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ❴ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانیٔ دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پرورش اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کرکے یہ دواخانہ حضور حکیم الامۃ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب دواخانہ ہذا عالیجناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔ آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رض کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

ایک بہن کی سفارش

میں اپنی ان بہنوں سے جن کی صحت خراب رہتی ہے۔ پرزور سفارش کرتی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ درد سے یا رک رک کر آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ سر درد کرتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت چاہتی ہیں۔ تو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ احمدی کی مجرب دوا بنام راحت منگا کر استعمال کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکالیف رفع ہو جائیں گی۔
قیمت مکمل خوراک دو روپے ۲/ محصول ڈاک ۷/ کل ۲/۷

ملنے کا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۳۱ اگست حکومت برطانیہ نے برطانی سفیر مقیم چین پر جاپانی ہوائی جہازوں کی گولہ باری کے سلسلہ میں حکومت جاپان کو جو نوٹ ارسال کیا ہے۔ اسے دفتر خارجہ نے شائع کر دیا ہے۔ نوٹ میں مرقوم ہے کہ (۱) حکومت جاپان حکومت برطانیہ کو ایک باقاعدہ معافی نامہ ارسال کرے (۲) حملہ کے ذمہ وار لوگوں کو مناسب حد تک سزا دی جائے (۳) جاپانی ارباب حل و عقد اس امر کا یقین دلائیں کہ اس قسم کے واقعات کے اعادہ کے دفعیہ کے لئے ضروری اقدامات عمل میں لائے جائیں گے۔

شنگھائی ۳۱ اگست کل شنگھائی میں اور اس کے گرد زبردست جنگ جاری رہی۔ چینی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ شمالی حصہ میں چینی رقبہ پر ایک گھنٹہ تک فضائی حملہ ہوا جس کے دوران میں ۳۰۰ چینی اشخاص ہلاک ہوگئے۔

لاہور ۳۰ اگست بعض حلقوں میں یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ لاہور چھاؤنی کے مجوزہ مذبح سے دیسی فوج میں بھی گوشت تقسیم کیا جائے گا۔ یہ افواہ غلط ہے۔ اس مذبح کا گوشت صرف گورہ پلٹنوں کے لئے ہوگا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ایک اطلاع مظہر ہے کہ ادیس آبابا میں ایک دربار منعقد کرنے کے لئے روما میں تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ شاہ اطالیہ اور مسولینی دونوں اس دربار میں شریک ہونگے۔ اس موقع پر شاہ اطالیہ کو شہنشاہ حبشہ کا خطاب دیا جائے گا۔

جموں ۳۰ اگست میرپور اور دیگر مقامات سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ہڑتال حسب سابق جاری ہے۔ ضلع جموں کی ایک تحصیل میں ۲۶ آدمیوں کو خلاف قانون سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ ان میں سے پانچ ملزموں کو چھ چھ ماہ قید سخت اور ایک کو تین ماہ قید سخت کی سزا کا حکم دیا گیا۔

مدراس ۳۰ اگست مدراس اسمبلی کے ایک ممبر ذبیح گاؤ کی ممانعت کے لئے ایک بل کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ گائے کو ذبح کرنا ایک جرم قرار دیا جائے اور اس کے ارتکاب کرنے والے کو سزا دی جائے۔

ناگپور ۳۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے مراسلہ کے جواب میں حکومت سی پی کے ایک سکرٹری نے خطابات کی سفارش کے لئے ایک فہرست مرتب کی۔ لیکن جب وہ فہرست وزیر اعظم کے سامنے پیش ہوئی۔ تو انہوں نے اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور ہدایت جاری کر دی۔ کہ چونکہ کانگرس خطابات کے خلاف ہے اس لئے وہ کسی کے حق میں سفارش نہیں کر سکتے۔

لکھنؤ ۳۰ اگست نینی تال سنٹرل جیل سے جو سیاسی قیدی اور مقدمہ سازش کاکوری کے اسیر رہا کئے گئے ہیں۔ ان کے خیر مقدم کے لئے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے آچاریہ نریندر دیو ایم۔ ایل۔ اے نے کہا۔ کہ اب انہیں احساس ہو گیا ہے کہ ملک میں انقلاب برپا کرنے کی ضرورت نہیں رہا شدہ اسیروں نے بھی تقریریں کیں اور کہا کہ اب ہم کانگرس کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ اور انقلاب کے لئے خفیہ سازشیں نہیں کریں گے۔

امرتسر ۳۱ اگست کل مقامی ہندوؤں کے ایک جلوس کے بعد جس میں سکھ بھی شامل تھے۔ ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ یہ قرار دیا گیا۔ کہ جب ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند لاہور آئیں یا پنجاب کے دیگر شہروں میں تشریف لے جائیں۔ تو ان کا بائیکاٹ کیا جائے اور جو لوگ دربار میں شریک ہوں انہیں برادری سے خارج کر دیا جائے۔

کٹک ۳۰ اگست آج صبح جب گورنر اڑیسہ لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کرنے کے لئے ہال میں داخل ہوئے تو کسی ایک کانگرسی ممبر اٹھ کر چلے گئے۔ گورنر نے اپنی تقریر میں ممبران کا خیر مقدم کیا۔ اور متنازعہ فیہ امور سے احتراز کیا۔

جموں ۳۱ اگست پنڈت کرشن کانت مالویہ اور ڈاکٹر اپنے آج سرینگر پہنچے۔ انہوں نے دو دفعہ وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ امید کی جاتی ہے کہ کل تک سمجھوتہ ہو جائے گا۔

بمبئی ۳۱ اگست حکومت بمبئی ایک قانون بنا رہی ہے جس کی رو سے اچھوتوں کو وہ تمام شہری و معاشرتی حقوق حاصل ہونگے جو دوسرے شہریوں کو حاصل ہیں۔ ان سے نفرت کرنے انہیں سکولوں۔ اور کنوؤں کے استعمال سے روکنے والوں کے لئے سزا مقرر کی جا

پشاور ۳۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ خان عبد الغفار خان سرحد اسمبلی کے اجلاس کے بعد پنجاب کا دورہ کرینگے تاکہ مسلمانوں کو کانگرس میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

شملہ ۳۱ اگست لاہور چھاؤنی کے مجوزہ مذبح کے متعلق مرکزی اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند سے ملاقات کی جو درخواست دی تھی۔ وہ منظور ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وفد اسی ہفتہ ہز ایکسی لینسی سے ملاقات کریگا اور مذبح کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ پیش کرے گا۔

بغداد ۳۱ اگست عراقی پارلیمنٹ برخاست کر دی گئی عام انتخابات عنقریب عمل میں آئیں گے۔

شنگھائی ۳۱ اگست چین اور سوویٹ روس کے درمیان معاہدہ عدم اقدامات جارحانہ کی تکمیل کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے اس معاہدہ پر ۲۱ اگست کو نانکنگ میں دستخط کئے گئے۔ اور یہ پانچ سال تک جاری رہے گا۔

شملہ ۳۱ اگست کل مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں لا ممبر سر این این سرکار نے انشورنس کمپنیز ایکٹ ایمنڈمنٹ بل پیش کیا اور اس کی حمایت میں قریباً نصف گھنٹہ تک تقریر کی۔ متعدد ممبروں نے بل کی موافقت اور مخالفت میں تقریریں کیں۔ کانگرس پارٹی کی طرف سے بل کی زبردست مخالفت کی جائے گی

لاہور ۳۰ اگست حکومت پنجاب کے پارلیمنٹری سکرٹری راجہ غضنفر علی نے شملہ جاتے ہوئے نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو جنڈیالہ شیر خان کے سکھ مسلم فساد کے متعلق ایک بیان دیا۔ جس میں انہوں نے سکھوں کے جھٹکہ دیوان کے وجوہ بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ گاؤں کے مسلمان زمینداروں نے ڈپٹی کمشنر صاحب سے کہا تھا کہ وہ دیوان اور جھٹکہ سے کوئی تعرض نہیں کریں گے۔ نیز یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اگر سکھ گاؤں کی ان گلیوں سے جہاں مسلم آبادی کی اکثریت ہے اپنا جلوس نکالنے پر مصر ہوئے تو وہ اپنے مکانوں کو مقفل کر کے اپنے بال بچوں سمیت ایک دن کے لئے کسی قریبی گاؤں میں چلے جائیں گے۔ فساد کے اصل واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بعض سکھ جو لنگر کے قریب گھوم رہے تھے مسلمانوں کے محلوں میں جا کر ان سے لڑنے لگے اس لڑائی میں ایک سکھ ہلاک ہو گیا۔ اس لڑائی کی افواہ پھیلنے پر ایک اور لڑائی شروع ہو گئی جس میں ۲ سکھ اور ایک ہندو زخمی اور تین مسلمان جان بحق ہوئے اس عرصہ میں پولیس اور حکام جائے واردات پر پہنچ گئے اور حالات پر قابو پا لیا گیا۔ قریباً دو درجن اشخاص گرفتار کئے گئے۔

کلکتہ ۳۰ اگست آج کلکتہ کے آخری ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔
لنڈن ایک روپیہ = ۱ شلنگ ۶ $\frac{3}{32}$ پنس
پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۹۷۵ فرانک نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۷ $\frac{1}{2}$ روپے ہانگ کانگ ۱۰۰ ڈالر = ۸۳ $\frac{5}{8}$ روپے شنگھائی ۱۰۰ ڈالر = ۸۰ $\frac{3}{4}$ روپے سنگاپور ۱۰۰ ڈالر = ۱۵۶ روپے ٹوکیو ۱۰۰ ین = ۷۸ $\frac{1}{2}$ روپے بٹاویا ۱۰۰ روپیہ = ۶۶ $\frac{1}{4}$ گلڈر برلن ۱۰۰ روپیہ = ۹۱ مارک

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی